قارئین کے لئے ایک دعوت فکر ہو گی کہ قرار داد مقاصد پیش کرنے کے موقعہ پر سیاست دانوں کے ایک گروہ نے ان خدشات اور خیالات کا اظہار کیا تھا کہ یہ قرار داد قائداعظم کے مرنے کے بعد اسمبلی میں پیش کی گئی ہے جو کہ قائد اعظم محمد علی جناح کے جمہوری افکار کے سراسر منافی ہے۔ یہ حضرات ان خدشات اور خطرات کا اظہار کر رہے تھے کہ اس سے پاکستان میں فرقہ واریت پھیلے گی اور ملک جمہوریت اور ترقی کی راہ سے ہٹ جائے گا۔

بیگم شکیلہ اختر بخاری' ایم اے سیاسیات

پیر صاحب مانکی شریف سید امین الحسنات اور ان کی سیاسی جدوجہد
مصنف سید وقار علی شاہ (کاکاخیل) ناشر قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت اسلام آباد' طبع اول' ۱۹۹۰ء' صفحات ۱۸۴' قیمت ۷۰ روپے

زیر تبصرہ کتاب چار ابواب اور دس ضمیمہ جات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں قائد اعظم کے وہ دو خطوط بھی شامل ہیں جو انہوں نے سید امین الحسنات پیر مانکی کے نام لکھے تھے۔ اس لحاظ سے بھی اس کتاب کی افادیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس سے پہلے پیر مانکی شریف پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

پہلا باب سید امین الحسنات کی زندگی کے پس منظر اور سیاست میں ان کی شمولیت کے بارے میں ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان مخصوص اثرات کا بھی اجمالی جائزہ لیا گیا ہے جو ہندوستان میں رونما ہونے والی بعض سیاسی تبدیلیوں کے باعث صوبہ سرحد کی سیاست پر مرتب ہو رہے تھے۔ پیر مانکی شریف نے ہندوستان کی سیاسی تبدیلیوں کا جائزہ لیتے ہوئے سرحد کے علماء کی ایک جماعت جمعیت الاصفیاء تشکیل دی جس کا مقصد اسلام اور شریعت اسلامی کے لئے کام کرنا تھا۔ جمعیت الاصفیاء پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد بھی قائم رہی۔ تاہم مسلم لیگ سے وابستہ ہونے کے بعد پیر مانکی شریف کی نظر میں اس جماعت کی حیثیت ثانوی ہو کر رہ گئی تھی۔ کیونکہ ان کی زیادہ تر کاوشیں تحریک پاکستان کے لئے مرکوز رہیں باوجود یکہ جمعیت الاصفیاء نے مسلم لیگ کے ساتھ مل کر تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کروانے میں ایک کلیدی کردار ادا کیا جس کا تفصیلی جائزہ کتاب کے دوسرے باب میں قارئین کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ ۱۹ نومبر ۱۹۴۵ء کو جب قائداعظم نے صوبہ سرحد کا دورہ کیا تو انہوں نے بھی جمعیت الاصفیاء میں شامل علماء کی خدمات کو بے حد سراہا۔ ۱۹۴۶ء کے الیکشن اور اس کے بعد ۱۹۴۷ء کے ریفرنڈم میں جمعیت الاصفیاء نے اہم ترین کردار ادا کیا۔ پنڈت نہرو نے ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو جب صوبہ سرحد کا دورہ کیا تو پیر مانکی شریف نے اس موقع پر نہرو پر یہ بات بالکل واضح کر دی تھی کہ صوبہ سرحد کے عوام نے بہر حال اپنا مستقبل پاکستان کے ساتھ وابستہ کر لیا ہے۔

تیسرے باب میں تحریک پاکستان سے متعلق پیر مانکی شریف کی دیگر خدمات پر مزید وضاحت سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں صوبہ سرحد میں جب ریفرنڈم کرانے کے اعلان پر کانگرسی لیڈروں اور خدائی خدمت گاروں نے اس کے خلاف شدید احتجاج کیا تو پیر امین الحسنات نے قائد اعظم کے دیئے گئے پروگرام کے مطابق نہ صرف ریفرنڈم کی تیاریاں جاری رکھیں بلکہ ہر گاؤں اور ہر شہر کا دورہ کیا اور لوگوں کے ذہنوں میں اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی کہ اکھنڈ ہندوستان کا مطلب انگریزوں کی بجائے ہندوؤں کی غلامی کو قبول کرنا ہے۔ آپ نے اردو اور پشتو دونوں زبانوں میں لوگوں سے خطاب کیا تا کہ ریفرنڈم سے متعلق بنیادی حقائق سے لوگ آگاہ ہوں۔

چنانچہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۷ کو جب ریفرنڈم کا باقاعدہ سرکاری اعلان ہوا تو پیر صاحب مانکی شریف کی محنت رنگ لائی اور فیصلہ پاکستان کے حق میں ہوا۔ مانکی شریف کی ان خدمات کا تذکرہ چوتھے باب میں ہے جو انہوں نے قیام پاکستان کے بعد انجام دیں۔

۱۴ اور ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان اور ہندوستان بالترتیب جب انگریزوں کی حکمرانی سے آزاد ہوئے تو کشمیر کے ڈوگرہ حکمرانوں نے اس موقع پر اعلان کیا کہ وہ بھی آزاد رہنا چاہتے ہیں اور وہ ان دو ملکوں میں سے کسی کے ساتھ بھی الحاق نہیں کریں گے۔ حقیقت یہ تھی کہ خفیہ طور پر کشمیر کے یہ ڈوگرہ حکمران ہندوستان سے الحاق کا سمجھوتہ کر چکے تھے۔ اس فیصلہ کو کشمیری مسلمانوں نے قبول نہیں کیا۔ کیونکہ یہ فیصلہ تقسیم ہند کے متفقہ طور پر وضع کئے گئے اصولوں سے سراسر انحراف کے مترادف تھا۔ نتیجتاً کشمیری مسلمانوں کے

طرف سے اس فیصلہ کے خلاف شدید ترین مزاحمت کا آغاز ہوا ۔ ڈوگرہ حکمرانوں نے اس مزاحمت کو دبانے کے لئے جبر و تشدد کا راستہ اختیار کیا اور اس طرح یہ صورت حال ایک باقاعدہ جنگ میں تبدیل ہو گئی ۔ صوبہ سرحد کے مسلمانوں کو جب اس کی خبر ملی تو ان کے جذبہ ایمان نے جوش مارا اور انہوں نے اپنے اپنے علاقوں سے فوجی دستے کشمیر کی طرف بھیجنا شروع کر دئے ۔ پیر مانکی شریف جیسے سیاسی مدبر اور مجاہد کے لئے ایسے وقت میں آرام سے بیٹھنا ناممکن تھا ۔ انہوں نے نہ صرف خود جہاد کشمیر میں حصہ لینے کا فیصلہ کر لیا بلکہ اپنے مریدین کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی ۔ مجاہدین کے دستے ایبٹ آباد کے راستے کشمیر کی جانب روانہ ہوئے ۔ پہلے مظفر آباد اور پھر ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو سری نگر کے ایک بڑے علاقے پر آزاد حکومت کا پرچم لہرا دیا گیا میجر خورشید انور ابھی سری نگر ائر پورٹ پر قبضہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے کہ خبر آئی کہ دشمن نے کوہالہ اور ڈومیل کے پل اڑا دیئے ہیں ۔ اس سنسنی خیز خبر سے قبائلیوں میں افراتفری پھیل گئی ۔ میجر خورشید انور نے ہوائی اڈے پر قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر اسلحہ اور نفری کی کمی کی وجہ سے کامیابی نہ ہو سکی ۔ مجبوراً جنگ بندی کرنا پڑی ۔ پیر مانکی شریف کو اس پر بہت افسوس ہوا کیونکہ ان کا جذبہ جہاد قطعی طور پر یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ کشمیر کو مکمل فتح کئے بغیر جنگ بندی کا اعلان کر دیا جائے ۔ ۱۹۵۵ء میں پیر مانکی شریف نے باقاعدہ سیاست کو خیر باد کہہ دیا ۔ ۵ جنوری ۱۹۶۰ء کو امین الحسنات مانکی شریف میانوالی جاتے ہوئے بد قسمتی سے حادثے کا شکار ہو گئے جو جان لیوا ثابت ہوا ۔ اس طرح ۲۸ جنوری ۱۹۶۰ء کو تحریک پاکستان کا یہ نڈر اور بے باک سپاہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملا ۔

زیر تبصرہ کتاب میں کہیں کہیں زبان اور کتابت کی غلطیاں موجود ہیں ۔ اس کے علاوہ جمعیت الاصفیاءؒ کے صدر کے خطبہ میں تجاویز واضح نہیں ہیں ۔ مصنف کو چاہئے تھا کہ وہ حاشیہ میں ان تجاویز کی بھی وضاحت کر دیتے تاکہ قارئین کو سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ۔

مصنف نے اس کتاب کی تالیف میں انگریزی ' اردو اور پشتو زبان کی کتب سے استفادہ کیا جو تحریک پاکستان اور سرحد کی سیاست و تاریخ پر مبنی تھیں ۔ علاوہ ازیں انہوں نے کشمیر سے متعلق شائع شدہ اور غیر شائع شدہ رپورٹوں کا بھی بغور مطالعہ کیا ہے ۔ اخبارات اور مختلف لوگوں کے ذاتی کتب خانوں سے بھی مستفید ہوئے ہیں جن میں جناب امین الحسنات مانکی شریف ' میاں محمد شاہ آف بہی ' اور شمس الحسن قابل ذکر ہیں ۔ صاحب کتاب نے اس کتاب کی تکمیل کے لئے سید امین الحسنات کے قریبی رفقاء اور ان کے صاحبزادے سے بھی انٹرویوز کئے ہیں ۔ کتاب کے آخر میں کتابیات کے ساتھ ساتھ اشاریہ بھی دیا گیا ہے ۔

فرح گل بقائی